جھوٹا سرٹیفکیٹ بنواکرنوکری حاصل کرنا کیسا؟

مجیب: مفتی ابومحمد علی اصغر عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2021

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نویں جماعت تک پڑھا ہوا ہوں، مجھے کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ ریلوے میں نوکری نکلی ہے جس میں میٹرک کا سرٹیفکیٹ بنوا کر نوکری حاصل کی جاسکتی ہے تو کیا میں میٹرک کے جھوٹے کاغذات بنوا کر وہ نوکری حاصل کر سکتا ہوں؟ نیز اگر کسی نے ایسا کر لیا تو مسلم یا غیر مسلم کمپنی میں اس طرح نوکری حاصل کر کے جو تنخواہ ملے گی وہ حلال ہو گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر آپ نے نویں جماعت تک پڑھا ہے اور کاغذات آپ دسویں جماعت تک کے بنوائیں گے اور آگے یہی ظاہر کریں گے کہ میں نے میٹرک کیا ہوا ہے تو یہ جھوٹ کے ساتھ ساتھ دھوکہ بھی ہو گا اور دھوکہ دینا، جائز نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”غدر (دھوکہ) وبد عہدی مطلقاً ہر کافر سے بھی حرام ہے۔“ (فتاوی رضویہ، 348/17)

لہٰذا آپ کا اس طرح جھوٹے کاغذات بنوا کر نوکری لینا جائز نہیں، البتہ اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اگرچہ اس نے ایک ناجائز کام کیا لیکن جو تنخواہ ملے گی وہ کام کے بدلے ملے گی، اگر کام جائز ہے اور اس کام کو مطلوبہ اہلیت کے مطابق درست انجام دیتا ہے تو تنخواہ میں ملنے والی رقم حلال ہو گی۔

لیکن جعلی ڈگری پر حاصل کردہ ہر کام ایسا نہیں ہو گا جو ہر شخص کر سکتا ہو، محنت مزدوری اور عام انداز کے کاموں کو کرنا کوئی مشکل چیز نہیں ہوتی لیکن بہت سارے کام ایسے ہوتے ہیں جن میں سرٹیفکیٹ یا ڈگری اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ شخص یہ کام کرنے کا اہل ہے اور اس نے اس کی مکمل تعلیم و تربیت حاصل کی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے لکھا کہ جس نے کسی طبیبِ حاذق یعنی ماہر طبیب کے پاس مطلوبہ عرصہ کی تربیت حاصل نہ کی ہو اسے مرض میں ہاتھ ڈالنا جائز نہیں ہے۔

چنانچہ ایک جعلی ڈاکٹر کی اگر ہم مثال سامنے رکھیں تو ایک آپریشن وہ ہے جو ایک مستند ڈاکٹر اپنے علم کی بنیاد پر نہ جانے کتنی چیزوں کو ملحوظ رکھ کر کرے گا جبکہ ایک اَتائی ڈاکٹر محض ایک قصاب کی طرح چیر پھاڑ کرے گا، دیکھنے میں دونوں کا کام ایک ہے اور اتائی ڈاکٹر بھی یہی کہے گا کہ میں نے بھی یہی کام کیا ہے جو ایک مستند ڈاکٹر کرتا ہے تو یہ درست نہیں اور اس کی روزی اور تنخواہ کو ہرگز حلال نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے تو ایک انسانی جان سے کھیلا ہے اور کام کی مہارت ہی میں دھوکہ دہی سے کام لیا ہے اس کے کام کو تو ناقص کام کہا جائے گا۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”نااہل کو اس میں ہاتھ ڈالنا حرام ہے اور اس کا ترک فرض۔ جس نے اس فن کے باقاعدہ نظریات و عملیات حاصل کئے اور ایک کافی مدت تک کسی طبیبِ حاذق کے مطب میں رہ کر کام کیا اور تجربہ حاصل ہوا، اکثر مرضیٰ اس کے ہاتھ پر شفاء پاتے ہوں کم حصہ ناکامیاب رہتا ہو فاحش غلطیاں جیسے بے علم ناتجربہ کار کیا کرتے ہیں تشخیص و علاج میں نہ کیا کرتا ہو، وہ اہل ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 206/24)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net